



سوال

(320) کلمہ طیبہ کا حقیقی معنی

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شخصے سے گوید کہ معنی حقیقی و مفہوم تحقیقی ابن کلمہ توحید یعنی لا الہ الا اللہ ہمیں اس کے صحیح چیز غیر حق نیست، بلکہ تمامی اشیاء باعتبار حقیقت عین وے اند، اگرچہ باعتبار تعین و تشکل اعتباری غیر بستند و در حق ہیگی علمائے سابقین کہ قائلین اس معنی نبودند میگوید کہ تمامی محدثین و مفسرین و حملہ فقہائے متکلمین شرقاً و غرباً جنوباً و شمالاً و سلفاً و خلفاً کلمہ طیبہ را بکلمہ خبیثہ بدل کردند، یعنی لا الہ الا اللہ وال الہ غیر اللہ بلا الہ الا غیر اللہ تبدیل دارند و از صراط مستقیم توحید پابریوں نهادند الرزیه کل الرزیه تمت عبارتہ بالفاظہ و دیگرے دریں قول سے نظر سے میخند کہ معنی مذکور از ادق مسائل است و کہ امی ادق مسائل تعلیم اولین ہر امی دانشمند نتواند و حال این کہ معنی حقیقی کلمہ طیبہ تعلیم اولین ہر امی و دانشمند است پس لابدی معنی کلمہ طیبہ نہ آست کہ مذکور شد و سپس آں میگوید کہ ترکیب کلمہ طیبہ مثل ترکیب لا کاتب الا زید، و لا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم الامجد است، و چون مراد از این ہر دو ترکیب ہمیں است کہ حصر صفت کتابت در زید است و حصر صفت ختم نبوت در محمد صلی اللہ علیہ وسلم و در غیر آں یافتہ نشود پس ہم چنین لا الہ الا اللہ را باید فہمید، چہ الہ بمعنی معبود است، پس معنی دی لا معبود الا اللہ است۔ یعنی حصر صفت معبودیت در اللہ است و در غیر آں نیست چہ در اعتقاد مشرکین بود کہ اللہ تعالیٰ و دیگر مخلوق دے لا معبود در صفت معبودیت مشترک اند و عبادت غیر وے را نیز می کردند کلمہ طیبہ از بہر رد اعتقاد او شان نازل گردید پس معنی لا الہ الا اللہ جز این نیست کہ نیست معبودے مگر اللہ ہم چنین معنی لا کاتب الا زید نیست کاتبے مگر زید، و در حق علمائے کرام از اہل اسلام این زعم کردن کہ او شایاں کلمہ طیبہ را بکلمہ خبیثہ تبدیل داوند و از صراط مستقیم پابریوں نهادند نامی زاعم است و خوف تلف ایمان وی واللہ اعلم و علمہ اتم و احکم۔

الحال استفسار است کہ قول شخص اول صحیح است یا شخص آخر بہ تقدیر اول جواب نظر مطلوب است بر تصدیق و تصحیح آں۔

"ایک شخص کہتا ہے کہ کلمہ توحید یعنی "لا الہ الا اللہ" کا حقیقی معنی اور تحقیقی مفہوم یہ ہے کہ کوئی چیز غیر حق نہیں ہے۔ بلکہ حقیقت کے اعتبار سے تمام اشیاء اس کا عین ہیں، اگرچہ تعین و تشکل کے اعتبار سے غیر ہیں۔

سابقہ علماء میں سے جو اس معنی کے قائل نہیں تھے، ان کے حق میں وہ کہتا ہے کہ مشرق و مغرب، شمال و جنوب اور سلف و خلف کے تمام محدثین، مفسرین اور حملہ فقہائے متکلمین نے کلمہ طیبہ کو کلمہ خبیثہ کے ساتھ بدل دیا ہے، یعنی "لا الہ الا اللہ" اور "لا الہ الا غیر اللہ" کو "لا الہ الا غیر اللہ" کے ساتھ بدل دیا ہے اور توحید کے راہ مستقیم سے اپنا پاؤں بٹالیا ہے۔

دوسرا شخص اس کے اس قول کو محل نظر ٹھہراتا ہے۔ کہ مذکورہ بالا معنی دقیق ترین مسائل میں سے ہے اور ایسا دقیق مسئلہ ہر آن پڑھ اور دانش مند کی ابتدائی تعلیم نہیں بن سکتا، حالانکہ کلمہ طیبہ کا حقیقی معنی ہر آن پڑھ اور دانش مند کی ابتدائی تعلیم ہے۔ پس لا محالہ کلمہ طیبہ کا معنی وہ نہیں ہے جو ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے بعد یہ دوسرا شخص کہتا ہے کہ کلمہ طیبہ کی ترکیب:

"لا کاتب الا زید" اور "لا خاتم النبیین الامجد" کی طرح ہے۔ جس طرح ان ہر دو معمولوں کا مفہوم یہ ہے کہ صفت کتابت زید میں منحصر ہے اور ختم نبوت کی صفت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں منحصر ہے، ان کے غیر میں یہ صفت نہیں پائی جاتی ہے، اسی طرح "لا الہ الا اللہ" کا معنی سمجھنا چاہیے۔ وہ اس طرح کہ الہ کا معنی معبود ہے، لہذا کلمہ طیبہ کا معنی یہ ہوا کہ "لا معبود الا اللہ" یعنی صفت معبودیت اللہ تعالیٰ میں منحصر ہے، اس کے غیر میں یہ صفت نہیں۔ مشرکین کا اعتقاد یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کی دوسری مخلوق صفت معبودیت میں مشترک ہیں، لہذا وہ اللہ کے سوا دوسروں کی بھی عبادت کرتے تھے۔ کلمہ طیبہ ان کے اس عقیدے کو رد کرنے کے لیے نازل ہوا۔ چنانچہ "لا الہ الا اللہ" کا معنی اس کے علاوہ نہیں ہے کہ اللہ

